

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (القرآن)

التجوید

تالیف

قاری محمد الدین نعیمی

مدرس دارالعلوم جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

* سُنّی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد *

التجوید

تالیف

مولانا قاری محمد الدین نعیمی

مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے۔ فیصل آباد

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
۱۱۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

کتاب ———— التجوید

مؤلف ———— قاری محمد الدین نعیمی

ناشر ———— مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

کتابت ———— محمد عاشق حسین ہاشمی

طباعت ————

سن اشاعت ———— اکتوبر سنہ ۱۹۸۱ء / ذوالحجہ سنہ ۱۴۰۱ھ

صفحات ———— ۲۴

تعداد ———— ۱۰۰۰

قیمت ———— چار روپے صرف

طابع ———— محمد نعیم الدین

ملنے کے پتے

مکتبہ نوریہ رضویہ ا گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ ضیاء القرآن۔ ۱۱ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ حامدیہ، ۱۱ گنج بخش روڈ۔ لاہور

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ۔ لاہور

مکتبہ قادریہ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور

مکتبہ نبویہ۔ ۱۱ گنج بخش روڈ۔ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ اُردو بازار، گوجرانوالہ

مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی

مکتبہ سلطانیہ۔ محمد پورہ فیصل آباد

رضا بک فاؤنڈیشن ہجویری مسجد جناح کالونی فیصل آباد

بخاری کتب خانہ صابریہ مسجد ڈگلسپورہ۔ فیصل آباد

چشتی کتب خانہ۔ جھنگ بازار۔ فیصل آباد

پیش لفظ

خالق دوجہاں، رب العالمین جل وعلا کی آخری کتاب جو کہ حضور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں عطا ہوئی۔ یہ وہ شرافت وبزرگی والی، منبع رشد وہدایت لاریب کتاب ہے کہ جس کی مثل نہ تو کوئی پیش کرسکا ہے اور نہ ہی کرسکے گا۔

یہ وہ صحیفۂ آسمانی ہے جو ہر قسم کے تغیر وتبدل، اضافہ وتحریف، ترمیم وتنسیخ سے پاک ہے۔

یہی وہ مقدس کتاب ہے جو اسلوبِ بیان، طرزِ استدلال میں بے نظیر وبے مثال ہے، اس کی فصاحت و بلاغت نے بڑے بڑے فصیح اللسان، بلیغ البیان شاعروں اور ادیبوں کو دم بخود کر دیا۔ اسی کتابِ ہدیٰ کی بدولت بے شمار علوم معرضِ وجود میں آئے جن کی وجہ سے عربی زبان کا دامن علم وادب، دانش وحکمت سے بھر گیا۔

یہی وہ عظمت وشان والی کتاب ہے جو انعامِ خدا بھی ہے اور معجزۂ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی، یہ بیماروں کے لیے شفا بھی ہے، مصیبت زدوں کے لیے دوا بھی۔ یہ قاضی کو عدالت کا سبق دے، یہ غازی کو شجاعت کا درس دے اور مالدار کو سخاوت کی ترغیب دے۔ غرضیکہ اس کتابِ معظم میں نسلِ انسانی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ یہ پوری کائنات کے انسانوں کے لیے مہد سے لے کر لحد تک، ابتدا سے لے کر انتہا تک ہر مقام پر رہبر ورہنما ہے۔

قرآن کریم ہی آئینِ اسلام کا اولین سرچشمہ اور ضابطۂ حیات ہے۔ اسی کی تعلیماتِ عالیہ پر ہی عمل پیرا ہونا حصولِ برکات وحسنات اور ذریعۂ نجات ہے۔

قارئین کرام! قرآن کریم پر عمل پیرا ہونے کے لیے اس کا صحیح سمجھنا ضروری ہے اور اس کے صحیح سمجھنے کے لیے اس کا صحیح پڑھنا ضروری ہے۔ پھر اس کے درست پڑھنے کے لیے قواعد تجوید وقرأت کا جاننا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ تقریر وتحریر کے ذریعے سے اس علم کو لوگوں تک پہنچایا جائے۔

الحمد للہ! اس ناچیز کو بھی اس علم پر یہ رسالہ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دُعا ہے کہ وہ میری اس سعیٔ جمیل کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

طالبِ دُعا: قاری محمد الدین نعیمی
مدرس دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

احکام تجوید

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ہ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ہ اَمَّا بَعْدُ۔

جاننا چاہیے کہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے.
اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ہ

اس آیۂ مقدسہ میں ارشادِ ربانی ہے کہ قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ پڑھو۔
حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیل کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں:

هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ — وہ تجوید ہے حرفوں کی
وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ — اور پہچاننا وقفوں کا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم کو تجوید سے پڑھنا بہت ضروری ہے۔

تجوید کے معنی ہیں کھرا کرنا، عمدہ کرنا. اصطلاحِ قرآ میں ہر حرف کو اپنے مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا تجوید کہلاتا ہے۔

اس علم کا موضوع حروفِ تہجی ہے۔
اس کی غائت تصحیح حروف ہے۔
قرآن کریم کو تجوید کے خلاف پڑھنا لحن کہلاتا ہے۔
اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) **لحنِ جَلی** : بڑی غلطی کو کہتے ہیں، اس کی چار صورتیں ہیں :

۱۔ حرف کو حرف سے بدلنا

۲۔ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا

۳۔ حرف کو گھٹانا، بڑھانا

۴۔ حرکات میں غلطی کرنا

(۲) **لحنِ خفی** : چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں، یعنی ان صفات کا چھوڑ دینا جو تحسینِ حرف سے تعلق رکھتی ہیں۔

لحنِ جلی حرام و ممنوع۔ لحنِ خفی مکروہ۔ پڑھنا سننا دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

تعوّذ اور تسمیّہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے،

فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

اور سورت شروع کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورت توبہ کے۔

تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کی چار صورتیں ہیں :

۱۔ فصلِ کُل یعنی تعوّذ اور تسمیّہ اور سورت کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا۔

۲۔ وصلِ کُل یعنی تعوّذ اور تسمیّہ اور سورت کو ملا کر پڑھنا۔

۳- وصلِ اوّل فصلِ ثانی یعنی تعوذ اور تسمیہ کو ملا کر پڑھنا اور سورت کو علیحدہ پڑھنا۔

۴- فصل اوّل وصل ثانی یعنی تعوذ کو علیحدہ پڑھنا اور تسمیہ کو سورت سے ملا کر پڑھنا۔ تلاوت کے تین محل ہیں :

۱- ابتدائے قرآت از ابتدائے سورت، اس میں چار صورتیں فصلِ کل، وصلِ کل وصلِ اوّل فصلِ ثانی۔ فصلِ اوّل وصلِ ثانی جائز ہیں۔

۲- ابتدائے قرات از درمیان سورت، اس میں دو صورتیں فصلِ کل، وصلِ اوّل فصل ثانی جائز ہیں۔

۳- شروع سورت، درمیان قرآت، اس میں تین صورتیں فصلِ کل، وصلِ کل فصلِ اوّل وصلِ ثانی جائز ہیں

مخارج کا بیان

۱- جوف دہن یعنی منہ کا خالی حصہ یہاں سے الف۔ واو یا مدہ ادا ہوتے ہیں۔

۲- اقصیٰ حلق یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینہ کے قریب ہے یہاں سے ء ھ ادا ہوتے ہیں۔

۳- وسط حلق یعنی حلق کا درمیانی حصہ یہاں سے ع۔ ح ادا ہوتے ہیں۔

۴- ادنیٰ حلق یعنی حلق کا وحصہ جو زبان کی جڑ کے قریب ہے یہاں سے غ۔ خ ادا ہوتے ہیں۔

۵- زبان کی جڑ بالمقابل لُہات یہاں سے ق ادا ہوتا ہے۔

۶- قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر ك ادا ہوتا ہے۔

۷- وسط زبان اور بالمقابل اوپر کا تالو یہاں سے ج۔ ش۔ ی (یائے غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں۔

دانتوں کے نام سامنے والے چار دانتوں کو ثنایا کہتے ہیں۔ دو اوپر والوں کو ثنایا علیا اور دو نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

۲۔ ثنایا کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو رباعیات کہتے ہیں۔

۳۔ رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت ان کو انیاب کہتے ہیں۔

۴۔ انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار ڈاڑھیں انکو ضواحک کہتے ہیں۔

۵۔ ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ ڈاڑھیں ان کو طواحن کہتے ہیں۔

۶۔ طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار ڈاڑھیں ان کو نواجذ کہتے ہیں۔

۷۔ ضواحک سے لے کر نواجذ تک کل بیس ڈاڑھوں کو اضراس کہتے ہیں۔

۸۔ حافہ زبان یعنی زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے دائیں طرف ہو یا بائیں طرف اضراس علیا کی جڑوں میں لگانے سے ض ادا ہوتا ہے۔

۹۔ طرف زبان ضواحک سے لے کر ثنایا تک مقابل کا تالو یہاں سے ل ادا ہوتا ہے۔

۱۰۔ طرف زبان انیاب سے لے کر ثنایا تک مقابل کا تالو یہاں سے ن ادا ہوتا ہے۔

۱۱۔ نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو یہاں سے را ادا ہوتی ہے۔

۱۲۔ نوک زبان ثنایا علیا کی جڑوں میں لگانے سے ط د ت ادا ہوتے ہیں۔

۱۳۔ نوک زبان ثنایا علیا کے کنارے پر لگانے سے ظ ذ ث ادا ہوتے ہیں۔

۱۴۔ نوک زبان ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے یہاں سے ز۔س۔ص ادا ہوتے ہیں۔

۱۵۔ ثنایا علیا کا کنارہ اور نیچے والے ہونٹ کی تری یہاں سے ف ادا ہوتی ہے۔

۱۶۔ دونوں ہونٹوں سے ب م و (واو غیر مدہ) ادا ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے با تری سے اور میم خشکی سے اور واو دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے ادا ہوتی ہے۔

۱۷۔ خیشوم یعنی ناک کا بانسہ یہاں سے غنہ ادا ہوتا ہے۔

صفات حروف کا بیان

صفات لازمہ متضادہ۔

۱۔ ہمس کے معنی پستی جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ حروف مہموسہ کے ادا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے۔ جس سے آواز میں کمزوری اور پستی پائی جاتی ہے۔ ایسے حروف دس ہیں جن کا مجموعہ فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ ہے۔

۲۔ جہر کے معنی اونچائی جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے اُن کو مجہورہ کہتے ہیں۔ حروف مجہورہ کے ادا کرتے وقت سانس رک جاتا ہے جس کی وجہ سے حروف میں بلندی اور قوّت پائی جاتی ہے۔ حروف مہموسہ کے سوا باقی انیس ۱۹ حروف مجہورہ ہیں۔

۳۔ شدّت کے معنی سختی، جن حرفوں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف شدیدہ کہتے ہیں۔ حروف شدیدہ کو ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں بند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز میں شدت اور قوّت پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ ہے۔

۴۔ توسط کے معنی ہیں درمیان جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف متوسطہ کہتے ہیں۔ حروف متوسطہ کے ادا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طریقہ سے بند ہوتی ہے اور نہ ہی جاری رہتی ہے۔ بلکہ درمیانی حالت میں رہتی ہے۔ ایسے حروف پانچ ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرُ ہے۔

۵۔ رخاوت کے معنی نرمی، جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف رخوہ کہتے ہیں۔ حروف رخوہ کے ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں جاری رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے آواز میں نرمی پائی جاتی ہے۔ حروف شدیدہ متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ کے ہیں۔

استعلاء کے معنی بلندی چاہنا جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو مستعلیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ حروف سات ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

استفال کے معنی نیچائی جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو مستفلہ کہتے ہیں۔ حروف مستفلہ کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس ۲۲ حروف مستفلہ ہیں۔

اطباق کے معنی ملنا، جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے اُن کو مطبقہ کہتے ہیں ان حروف کے ادا کرتے وقت زبان تالو میں مل جاتی ہے جس کی وجہ سے حروف بہت زیادہ پُر پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مطبقہ چار ہیں۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ

انفتاح کے معنی کھلا رہنا، جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو منفتحہ کہتے ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت زبان تالو سے جدا رہتی ہے۔ حروف مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس حروف منفتحہ کے ہیں۔

اذلاق کے معنی پھسلنا، جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف مذلقہ کہتے ہیں۔ یہ حروف دانتوں ہونٹوں یا زبان کے کناروں سے پھسل کر آسانی سے ادا ہوتے ہیں حروف مذلقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبٍّ ہے۔

اصمات کے معنی رُکنا، جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے اُن کو حروف مصمتہ کہتے ہیں یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی سے جم کر ادا ہوتے ہیں۔ حروف مذلقہ کے علاوہ تیئیس حروف مصمتہ کے ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

قلقلہ کے معنی جنبش۔ جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ اس کے ادا کرتے وقت حالت سکون میں آواز اپنے مخرج میں پہنچ کر دوبارہ مثل گنبد کے اُبھرتی ہے۔ حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدٍّ۔

صفیر کے معنی ہیں سیٹی جن حرفوں میں یہ صفت پائی جائے اُن کو صفیریہ کہتے ہیں۔ ان کے ادا کرتے وقت آواز تیز مثل سیٹی کے نکلتی ہے۔ ایسے حروف تین ہیں ز، س، ص۔

تکرار کے معنی بار بار یہ صفت را میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت نوک زبان پر تھرتھراہٹ پائی جاتی ہے۔ مگر اس سے بچنا چاہیئے

تفشی کے معنی پھیلنا، یہ صفت ش میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

استطالت کے معنی لمبائی چاہنا، یہ صفت ضاد میں پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستگی سے لگتی ہے جس سے آواز میں طوالت پیدا ہو جاتی ہے۔

میم ساکن کا بیان

میم ساکن جزم والی میم کو کہتے ہیں اور اس کے تین قاعدے ہیں۔

۱۔ ادغام شفوی، اگر میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو وہاں ادغام شفوی ہوگا مثل اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ

۲۔ اخفاء شفوی، اگر میم ساکن کے بعد ب آجائے تو وہاں اخفاء شفوی ہوگا مثل فَہُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہ

۳۔ اظہار شفوی اگر میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی حرف آئے تو وہاں اظہار شفوی ہوگا مثل اَلَمۡ نَشۡرَحۡ

نون ساکن اور نون تنوین کا بیان

نون ساکن جزم والے نون، کو کہتے ہیں۔ نۡ نون تنوین دو زبر دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں ـً ـٍ ـٌ اس کے چار قاعدے ہیں۔

۱۔ اظہار کے معنیٰ ظاہر کرنا، جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی ء، ھ، ع، ح، غ، خ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار حلقی ہوگا۔ اَنۡعَمۡتَ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔

۲۔ ادغام کے معنیٰ ملانا، جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد یَرۡمَلُوۡنَ کے مجموعہ میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ لام را میں ادغام بے غنہ باقی چار حرفوں میں باغنہ ہوگا۔ مثل مَنۡ لَّا۔ مَنۡ یَّقُوۡلُ۔

۳۔ قلب کے معنیٰ بدلنا جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حرف با آجائے تو اس نون کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے مثل مِنۢ بَعۡدِ سَمِیۡعٌۢ بَصِیۡرٌ۔

اخفاء کے معنی چھپانا جب نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی مجموعہ یرملون اور با کے علاوہ کوئی حرف آجاتے تو وہاں اخفاء ہوگا مثل اُنْزِلَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ۔

غنہ کا بیان

جب نون میم مشدد ہوں تو ان میں غنہ کیا جائے گا نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی لام را کے علاوہ کوئی حرف آئے تو وہاں غنہ ہوگا۔ میم ساکن کے بعد م یا ب ہو تو وہاں غنہ ہوگا۔

اصطلاحات حرکت زیر زبر پیش کو اور جس حرف پر حرکت ہو اُسے متحرک کہتے ہیں۔

۱۔ فتحہ زبر کو اور زبر والے حرف کو مفتوح کہتے ہیں۔
۲۔ ضمہ پیش کو اور پیش والے حرف کو مضموم کہتے ہیں۔
۳۔ کسرہ زیر کو اور زیر والے حرف کو مکسور کہتے ہیں۔
۴۔ سکون جزم کو اور جزم والے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔
۵۔ ماقبل جو حرف سے پہلے ہو۔
۶۔ مابعد جو حرف کے بعد ہو۔

مد کا بیان

مد کے معنی درازگی حرف مدہ تین ہیں الف۔ واو۔ یا جبکہ الف کا ماقبل مفتوح واو ساکن ماقبل مضموم ہو یا ساکن ماقبل مکسور ہو مثل بَا بِیْ بُوْ

اقسام مد مد اصلی حرف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون نہ ہو وہاں مد اصلی ہوگی مثل نُوْحِیْھَا

۲۔ مد متصل حرف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد متصل ہوگی

مثل جَاءَ ، سُوْٓءَ

۳۔ مد منفصل۔ حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد منفصل ہو گی مثل بِمَآ اُنْزِلَ۔

۴۔ مد عارض وقفی حرف مدہ کے بعد سکون عارضی پایا جائے تو وہاں مد عارض وقفی ہو گی۔ مثل۔ تَعْلَمُوْنَ ۵

۵۔ مد لازم کلمی مثقل حرف مدہ کے بعد شد والا حرف اُسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد لازم کلمی مثقّل ہو گی مثلاً دَآبَّۃٍ

۶۔ مد لازم کلمی مخفف۔ حرف مدّہ کے بعد جزم والا حرف اُسی کلمہ میں پایا جائے تو وہاں مد لازم کلمی مخفّف ہو گی مثل آٰلْـٰٔنَ

مد لازم حرفی مثقّل حرف مدہ کے بعد شدّ والا حرف حرف میں پایا جائے تو وہاں مد لازم حرفی مثقّل ہو گی مثل الٓمٓ (اَلِفْ۔ لَامْ۔ مِّیْمْ)

مد لازم حرفی مخفّف حرف مدہ کے بعد جزم والا حرف، حرف میں پایا جائے تو وہاں مدّ لازم حرفی مخفّف ہو گی مثل نٓ (نُوْنْ)

پہچان حرف لین حرف لین دو ہیں۔ واؤ اور یا۔ جبکہ واو ساکن ماقبل مفتوح ہو یا ساکن ماقبل مفتوح ہو مثل اَوْ۔ اَیْ۔

مد لین لازم حرف لین کے بعد سکون اصلی حرف میں پایا جائے تو وہاں مد لین لازم ہو گی مثل عٓسٓقٓ میں (عَیْنْ)

مد لین عارض وقفی حرف لین کے بعد سکون عارضی پایا جائے تو وہاں مد لین عارض وقفی ہو گی مثل خَوْفٌ۔

مقدار مدات

۱۔ مدّ اصلی نُوْحِیْہَا قصر یعنی ایک الف۔

۲۔ مدّ متصل ۔ جآءَ ۔ دو الف ۔ ڈھائی الف ، چار الف

۳۔ مدّ منفصل بِمَآ اُنْزِلَ ، دو الف ، ڈھائی الف، چار الف قصر۔

۴۔ مدّ عارض وقفی تَعْلَمُوْنَ ہ طول ، توسط قصر

۵۔ مدّ لازم کلمی مثقل دَآبَّۃٍ

۶۔ مدّ لازم کلمی مخفف آلْئٰنَ

۷۔ مدّ لازم حرفی مثقل الٓـمّٓ

۸۔ مدّ لازم حرفی مخفف نٓ

(۵ تا ۸) طول

مدّ لین لازم ۔ عٓسٓقٓ (ع) طول ، توسط

مدّ لین عارض وقفی ۔ خَوْفٌ ہ قصر، توسط ، طول

فائدہ :۔ قصر کی مقدار ایک الف ہے اور ماہرین تجوید کے نزدیک کھلی اُنگلی کو آہستہ بند کرنے میں جتنا وقت لگتا ہے وہ ایک الف کی مقدار ہے۔ توسط کی مقدار دو یا ڈھائی الف ہے۔ طول کی مقدار تین الف یا پانچ الف ہے۔

تفخیم و ترقیق کا بیان

تفخیم پر پڑھنے کو اور ترقیق باریک پڑھنے کو کہتے ہیں۔ کل حروف انتیس ۲۹ ہیں جن میں سے حروف مستعلیہ خُصَّ۔ ضَغْطٍ۔ قِظْ۔ ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ الف ۔ لام ۔ را۔ کبھی پُر کبھی باریک، باقی انیس ۱۹ حروف ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں۔

الف ہمیشہ اپنے ماقبل کا تابع ہوگا۔ اگر اس کا ماقبل حرف پُر ہوگا، تو الف پُر ہوگا۔ اگر ماقبل باریک حرف ہوگا، تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا، مثل قَالَ ۔ مَالِکِ ۔

لام جو لام اللہ میں آتا ہے، اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو یہ لام پُر پڑھا جائے گا مثل وَاللّٰہِ - رَسُوْلُ اللّٰہ۔

اس کے علاوہ باقی تمام جگہ پر لام باریک پڑھا جاتے گا مثل بِسْمِ اللّٰہِ۔ اَللّٰہ - لِلّٰہِ۔

را را اگر مفتوح یا مضموم ہو تو پُر، اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتے گی، مثل رَبُّكَ - رُسُلاً - رِجَال۔

را ساکن کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو را پُر ہو گی اگر ماقبل مکسور ہو تو باریک پڑھی جائیگی، مثل اَرْسَلَ - اُرْكُسُوا - فِرْعَوْنَ۔

را ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو تو را پُر پڑھی جائے گی، مثل اِرْجِعْ۔

را ساکن ماقبل کسرہ پچھلے کلمہ میں ہو تو را پُر پڑھی جاتے گی، مثل اِنِ ارْتَبْتُمْ۔

را ساکن ماقبل مکسور مابعد حرف استعلاء اسی کلمہ میں ہو تو را پُر پڑھی جائے گی مثل قِرْطَاسٍ۔

را ساکن کے ماقبل یائے ساکنہ ہو تو را باریک ہو گی، مثل قَدِيْرٌ۔

را ساکن کے ماقبل یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو گا تو را پُر ہو گی اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جائے گی، مثل قَدْرٌ ہ اُمُوْرٌ ہ ذِكْرٌ ہ

رائے ممالہ اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی را ممالہ باریک ہو گی، مثل مَجْرٖىهَا۔

(نوٹ) حرف مفخمہ میں تفخیم اس طرح نہ کی جائے کہ وہ حرف مشدد دسنائی دے یا کسرہ مشابہ فتحہ کے یا فتحہ مشابہ ضمہ کے ہو جاتے یا حرف مفخم کے بعد الف ہو تو وہ واؤ کی طرح ہو جاتے۔

تفخیم میں مراتب ہیں۔ حرف مفخمہ مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو تو یہاں اعلیٰ درجہ کی تفخیم ہو گی، مثل قَالَ۔

حرفِ مفخمہ مفتوح ہو اور اس کے بعد الف نہ ہو تو یہ دوسرے درجہ کی تفخیم ہو گی، مثل قَوْلَ۔

حرفِ مفخمہ مضموم ہو تو تیسرے درجہ کی تفخیم ہوگی، مثل قَوْلَ۔
حرفِ مفخمہ مکسور ہو تو وہاں چوتھے درجے کی تفخیم ہوگی، مثل قِيلَ

ادغام کا بیان

ادغام کے معنی ہیں، ملانا۔ اصطلاح قرأ میں دو حرفوں کو مشدّد کر کے اس طرح پڑھنا کہ ایک سنائی دے، اس کی چند اقسام ہیں:

۱۔ ادغامِ مثلین ایک حرف دو مرتبہ آجائے، پہلا ساکن، دوسرا متحرک ہو تو وہاں ادغامِ مثلین ہوگا، مثل قَدْ دَّخَلُوْا ۔ بَلْ لَّا ۔

۲۔ ادغامِ متجانسین دو حروف متحد المخرج و مختلف الصفات جمع ہوں پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو تو وہاں ادغامِ متجانسین ہوگا مثل قَدْ تَّبَيَّنَ ۔

۳۔ ادغامِ متقاربین دو حروف قریب المخرج جمع ہوں، پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو تو وہاں ادغامِ متقاربین ہوگا، مثل نَخْلُقْكُّمْ ۔

فائدہ: ادغامِ متجانسین اور ادغامِ متقاربین کی دو اقسام ہیں: ناقص اور تام۔

۱۔ ناقص: اگر ادغام کرتے وقت مدغم کی کوئی صفت باقی رہے تو اس ادغام کو ادغامِ ناقص کہتے ہیں، مثل مَنْ يَّقُوْلُ اَحَطْتُّ ۔

۲۔ تام: اگر ادغام کرتے وقت مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے، تو اس ادغام کو ادغامِ تام کہتے ہیں، مثل مَنْ لَّا ۔

فائدہ: لام کا ادغام نون میں نہ ہوگا، مثل قُلْنَا حرفِ مدہ کا ادغام غیر مدہ میں نہ ہوگا۔ مثل فِىْ يَوْمٍ ۔ حروفِ حلقی میں ادغامِ متجانسین اور متقاربین نہ ہوگا۔ مثل فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ۔ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ۔

لام تعریف کا بیان

اظہارِ قمری لام تعریف کے بعد حروف قمری ابغ حجك وخف عقيمه میں سے کوئی حرف آجائے، تو وہاں اظہارِ قمری ہوگا، مثل اَلْقَمَرُ۔

ادغامِ شمسی لام تعریف کے بعد حروفِ شمسی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغامِ شمسی ہوگا، مثل اَلشَّمْسُ۔

(نوٹ) حروفِ قمری کے علاوہ باقی تمام حروفِ شمسی ہیں۔

ہائے ضمیر کا بیان

ھا ضمیر کلمہ کے آخر میں واقع ہوتی ہے، اس کا معنیٰ اردو میں اِس کا یا اُس کے ہوتا ہے ۂ - ۂ

ھا ضمیر کا ما قبل یائے ساکنہ یا حرف مکسور ہو تو ھا ضمیر بھی مکسور ہوگی مثل بِهٖ - اِلَيْهِ۔

مگر قرآن کریم میں چار جگہ اس کے خلاف ہے۔

عَلَيْهُ اللّٰه - وَمَا اَنْسَانِيْهُ - اَرْجِهْ - فَاَلْقِهْ۔

ھا ضمیر کا ما قبل یائے ساکنہ یا حرف مکسور نہ ہو ھا ضمیر مضموم ہوگی، مثل لَهٗ - مِنْهُ

مگر ایک جگہ خلافِ قانون ہے وَيَتَّقْهِ۔

ھا ضمیر کا ما قبل اور ما بعد دونوں متحرک ہوں تو ھا ضمیر اشباع سے پڑھی جاتی گی یعنی زیر کی بجائے کھڑی زیر اور پیش کی بجائے الٹی پیش پڑھی جائے گی۔ مثل بِهٖ - لَهٗ۔ مگر ایک جگہ خلافِ قانون ہے، مثل يَرْضَهُ لَكُمْ

ھا ضمیر کا ما قبل یا ما بعد دونوں میں سے ایک بھی ساکن ہو تو ھا ضمیر اشباع سے نہ پڑھی جائے گی، مثل مِنْہُ - اِلَیْہِ - مگر ایک جگہ خلافِ قانون ہے - فِیْہٖ مُھَانًا -

اجتماعِ ساکنین کا بیان

اجتماعِ ساکنین دو ساکنوں کے جمع ہونے کو کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ اجتماعِ ساکنین علیٰ حدّہٖ یعنی پہلا ساکن حرفِ مدہ اور دوسرا ساکن اسی کلمہ میں ہو، مثل دَآبَّۃٍ -

۲۔ اجتماعِ ساکنین علیٰ غیرِ حدّہٖ دو ساکن اسی طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرفِ مدہ اور دوسرا ساکن اسی کلمہ میں نہ ہو، اس کی چند صورتیں ہیں :

۱۔ پہلا ساکن حرفِ مدہ کلمہ کے آخر پر اور دوسرا ساکن دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو حرفِ مدہ کو حذف کر دیا جائے گا۔ مثل فِی الْاَرْضِ -

۲۔ دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مِنْ کا نون ہو تو اسے زبر دے کر پڑھیں گے مثل مِنَ اللّٰہِ -

۳۔ اگر دو ساکن جمع ہوں، پہلا ساکن جمع کی میم ہو تو اسے پیش دے کر پڑھیں گے مثل عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ -

۴۔ جب دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن نہ حرفِ مدہ ہو نہ مِن کا نون اور نہ جمع کی میم اور نہ ہی واوِ لین ہو تو اسے زیر دے کر پڑھیں گے، مثل اِنِ ارْتَبْتُمْ - اَحَدُ نِ اللّٰہُ الصَّمَدُ -

۵۔ جب دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن واوِ لین ہو تو اسے پیش دے کر پڑھیں گے، مثل عَصَوُا الرَّسُوْلَ -

ہمزہ کا بیان

جب دو ہمزے قطعی جمع ہوں تو دونوں کو خوب اچھی طرح تحقیق کے ساتھ پڑھنا چاہیئے ءَ اَنۡذَرۡتَهُمۡ مگر ءَ اَعۡجَمِیٌّ جو سورت حٰمٓ سجدہ میں ہے، اس میں تسہیل ہوگی۔

جب دو ہمزے جمع ہوں اور ان میں پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح ہو تو وہاں ابدال ہوگا مثل آٰللّٰهُ ۔ ءٰآلذّٰكِرِیۡنِ۔

جب دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح نہ ہو تو وہاں ہمزہ وصلی گرادیا جائے گا، مثل اَفۡتَرٰی۔

جب دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزے کو پہلے کی حرکت کے موافق بدل لیا جائے گا، مثل اٰمَنُوۡا ۔ اصل میں ءَءۡ مَنُوۡا تھا۔

اسم کا ہمزہ مکسور ہوگا، مثل اِبۡنٌ۔

لام تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوگا مثل اَلۡقَمَرُ ۔ اَلَّذِیۡنَ۔

فعل کے ہمزے کا عین کلمہ اگر مضمومِ اصلی ہوگا تو ہمزہ بھی مضموم پڑھا جائے گا۔ مثل اُسۡجُدُوۡا۔

فعل کا عین مضموم عارضی ہو یا مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ مکسور پڑھا جائے گا، مثل اِتَّقُوااللّٰهَ ۔ اِفۡعَلُوۡا ۔ اِهۡدِنَا۔

وقف کا بیان

وقف کے معنی ہیں کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز کا توڑ دینا پھر اگر موقوف علیہ مفتوح

یا مضموم یا مکسور ہو یا دو پیش ہوں یا دو زیر ہوں، تو اُن کو ساکن کر دیا جائے گا مثل تَعۡلَمُوۡنَ ہ اَلرَّحِیۡمِ ہ نَسۡتَعِیۡنُ ہ قَدِیۡرٌ۔ ذِکۡرٍ ہ

اگر موقوف علیہ پر دو زبر ہوں، تو ان کو الف سے بدل دیا جائے گا، مثل بَصِیۡرًا ہ

جو تا بشکل ۃ ہوتی ہے، اس کو حالتِ وقف میں ہ ہی پڑھیں گے، مثل قُدۡرَۃً ہ

وقف کی تین اقسام ہیں؛

۱۔ وقف بالاسکان یعنی موقوف علیہ کو ساکن کر کے وقف کرنا یہ زبر، زیر، پیش تینوں میں ہوتا ہے۔

۲۔ وقف بالرّوم یعنی موقوف علیہ پر وقف کرتے وقت حرکت کا تہائی حصہ پڑھنا، یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

۳۔ وقف بالاشمام یعنی موقوف علیہ پر وقف کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا، یہ صرف پیش میں ہوتا ہے۔

سکتہ کا بیان

سکتہ کے معنی ہیں توڑنا آواز کا اور جاری رہنا سانس کا۔ روایتِ حفص کے مطابق پورے قرآن کریم میں چار مقام پر سکتہ کیا جاتا ہے:

۱۔ مِنۡ مَّرۡقَدِنَا سکتہ ھٰذَا — سُورۃ یٰسین میں

۲۔ عِوَجًا سکتہ قَیِّمًا — سُورۃ کہف میں

۳۔ وَقِیۡلَ مَنۡ سکتہ رَاقٍ — سورۃ قیامہ میں

۴۔ بَلۡ سکتہ رَانَ — سُورۃ مطففین میں

وقف کی اقسام

وقف کی چار اقسام ہیں

تام ـــ کافی ـــ حسن ـــ قبیح

۱۔ وقفِ تام، یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا ما بعد سے لفظی معنوی تعلق نہ ہو۔

۲۔ وقفِ کافی، یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلقِ معنوی ہو۔

۳۔ وقفِ حسن، یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلقِ لفظی ہو۔

۴۔ وقفِ قبیح، یعنی اس کلمہ پر وقف کرنا جس کا مابعد سے تعلقِ لفظی اور معنوی بھی ہو۔

نوٹ: وقفِ تام اور کافی پر وقف کرنے کے بعد آگے سے پڑھنا چاہیے۔

وقفِ حسن اگر آیت کے سرے پر ہو تو آگے سے پڑھ سکتے ہیں اور اگر آیت کا سرا نہ ہو تو اعادہ کرنا یعنی پیچھے سے لوٹا کر پڑھنا چاہیے۔

وقفِ قبیح پر وقف نہ کیا جائے، اگر حالتِ اضطراری میں وقف ہو جائے تو پیچھے سے اعادہ کرنا چاہیے۔

وقف کی بلحاظ وقف چار اقسام ہیں

اختیاری ـــ اضطراری ـــ اختباری ـــ انتظاری

۱۔ وقفِ اختیاری، یعنی قرآنِ حکیم پڑھنے والا سانس ہونے کے باوجود وقف کرلے۔

۲۔ وقفِ اضطراری، یعنی پڑھتے پڑھتے سانس ٹوٹ جائے یا کھانسی آجائے تو وقف کیا جائے۔

۳۔ وقفِ اختباری، یعنی پڑھانے والا اپنے شاگرد کو امتحاناً ٹھہرائے کہ دیکھے وہ وقف کیسے کرتا ہے۔

۴۔ وقفِ انتظاری، یعنی مختلف روایات پڑھنے کے لیے قاری کسی مقام پر وقف کرے۔

فوائدِ متفرقہ

تلاوتِ کی بلحاظِ رفتار تین قسمیں ہیں :

ترتیل ـــــــــ حدر ـــــــــ تدویر

۱- ترتیل : یعنی قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جس طرح قراکرام محفلوں میں پڑھتے ہیں۔

۲- حدر : یعنی قرآن کریم کو قواعد تجوید و قرآت کا لحاظ رکھتے ہوئے تیز پڑھنا، جس طرح حفاظ کرام تراویح کی نمازمیں پڑھتے ہیں۔

۳- تدویر : قرآن کریم کو ترتیل اور حدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا جس طرح جہر نمازوں میں ائمہ کرام پڑھتے ہیں۔

فائدہ : لفظ تَأْمَنَّا جو سورۃ یوسف میں ہے۔ یہ اصل میں تَأْمَنُنَا ہے اگر اسے تَأْمَنَّا پڑھیں گے تو نون پر اشمام کیا جائیگا اگر تَأْمَنُنَا پڑھیں، تو پہلے نون کی حرکتِ روم سے پڑھی جائیگی

فائدہ : سیدنا امام حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں قرآن حکیم میں صرف ایک جگہ امالہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا۔

فائدہ : جب دو حرف مثلین، متجانسین، متقاربین غیر مدغم جمع ہوں، یا دو حرف متشابہ الصوت یا دو حرف مشدد جمع ہوں یا دو قوی حرف جمع ہوں یا دو ضعیف جمع ہوں یا ایک قوی ایک ضعیف جمع ہو یا حرف مدقریب قریب ہوں، تو ان سب کو اپنے اپنے مخرج سے اور جملہ صفات کے ساتھ عمدگی سے ادا کرنا چاہیئے

تمت بعون اللہ الکریم والحمد للہ رب العٰلمین ۝ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ۝ برحمتک یا ارحم الراحمین اللّٰھُمَّ آمین ۝

تقریظ

(از جناب استاذ القرآ فخر اہل سنت مولانا قاری منظور احمد نعیمی مدظلہ العالی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ الحمدللہ اوّلاً و آخراً والصّلوٰۃ والسلام علیٰ نبی الانبیاءِ والمرسلین ظاہراو باطنا امّا بعد۔
میں نے عزیزم مولانا قاری محمد الدین صاحب نعیمی سلمہٗ کے رسالہ "التجوید" کو اوّل سے آخر تک پڑھا۔ مؤلف نے اس میں شائقین طلباء کے لیے ضروری قواعدِ تجوید کو نہایت آسان اور مختصر انداز میں بیان کیا ہے۔
دُعا ہے کہ رب العزت اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ نیز طلباء اور منجملہ حاملینِ قرآنِ کریم کو اس سے نفع کثیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!
بجاہ حبیبك الکریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم۔

احقر العباد منظور احمد نعیمی۔ نورانی مسجد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
۲۲ محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک ۱۴۰۲ھ

بارہ ماہ کی تقریروں کا بے نظیر مجموعہ

(حصہ اول و دوم)

الخطیب

تصنیف : مولانا قاری محمد الدین نعیمی

- قرآن و حدیث اور معتبر کتب تواریخ سیر سے اخذ شدہ مضامین
- دلکش کتابت، عمدہ کاغذ، آفسٹ طباعت، رنگین ٹائٹل
- صفحات حصہ اول ۲۰۴۔ حصہ دوم ۲۰۴، سائز ۲۲×۱۸/۸

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد